ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.2.2025

ناول "داستانِ مجاہد" تہذیبی شعور کا ادبی مطالعہ

ڈاکٹر طارق بن عمر

انچارج چیرمین

شعبہ اردو

شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور

Abstract:

The Novel " داستان مجاہد tells the story of the issues faced in India whose effects still influence us Centuries later. It Portrays a chapter of Muslim history that Changed everything - a tale of Courage, resilience, envy and jealousy. The narrative excels in vivid imagery. Spanning from 75 AH to 175 AH, it is a story that still teaches us how to truly live.

Keywords:

Bravery, Human Courage, Love and Devotion, Civilization, Umayyad Caliphate.

تلخیص: ناول "داستان مجاہد" ہندوستان میں پائے جانے والے اُن مسائل کی کہانی ہے، جس کے اثرات صدیوں بعد بھی ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک ایسی تاریخ جس نے سب کچھ بدل دیا۔ ہمت، حوصلہ، اور جلن و حسد کی کہانی۔ منظر نگاری کو بہت خوبی سے نبھایا گیا ہے۔ 75ھ سے 175ھ کی ایک ایسی داستان جو ہمیں آج بھی جینے کا حوصلہ سکھاتی ہے۔

کلیدی الفاظ: بہادری، انسانی ہمت، عشق و محبت، تہذیب، اموی خلافت

نسیم حجازی کا ناول "داستان مجاہد" جو ۱۹۴۳ء میں منظر عام پر آیا۔ درحقیقت ہندوستان میں پائے جانے والے اُن تضادات کی طرف اشارہ کرتا ہے، جنہوں نے مذہب کے نام پر انسانوں کو غلام بنایا ہوا تھا۔

تحریک پاکستان کے وقت وقوع پذیر ہونے والے واقعات نے نسیم حجازی کو ان واقعات کی جانب متوجہ کیا، کہ جب زندگی کا مقصد صرف اور صرف غلامی رہ جاتا ہے۔ نسیم حجازی لکھتے ہیں۔

> "————تاریخ اسلام کے کس موضوع کو اپنے افسانے میں لکھوں، یہ فیصلہ کافی عرصہ تک نہ سکا۔ میں ایک ایسی سرسبز و شاداب وادی کی تلاش میں تھا، جہاں ہر جانب پھولوں کی مہک ہو۔ جو کچھ میں نے اپنے نوجوانوں کے لیے تیار کیا ہے اگر وہ اس گلدستے کو دیکھ کر سمجھ لیں تو اُن کو زندگی کا مقصد سمجھ میں آجائے گا، اور میں سمجھ لوں گا کہ مجھے میری محنت کا پھل حاصل ہو گیا۔(۱)

یہ ناول 75ھ سے 175ھ تک کے واقعات کا احاطہ کرتا ہے، جب اسلام اپنے ابتدائی دور میں تھا اور تغیرات زمانہ کا مقابلہ کرتے ہوئے دنیا کے مختلف خطوں میں اثر انداز ہو رہا تھا۔ جب انسان امید و بیم کے تذبذب میں مبتلا ہو جاتا ہے تو تاریخ میں مضبوط کردار کے حامل افراد ہی اپنا کردار ادا کر جاتے ہیں۔ مسلمان خواتین نے تاریخ میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، اسی لیے اس ناول کا پہلا باب "صابرہ" کے نام سے ہے۔

> "مسلمانوں کا ماضی دنیا کی دیگر اقوام سے زیادہ روشن ہے۔ اگر مسلمانوں نے غفلت کے پردے ہٹائے اور جہالت کی تاریکیوں سے نکلنے کی کوشش کی تو وہ یہ دیکھ پائیں گے کہ مستقبل کی شاہراہ کیسے روشن ہوتی ہے، اور کہکشاں سے زیادہ درخشاں قرار پاتی ہے"۔(۲)

اس ناول کی شروعات اُس سفر سے ہوتی ہے، جو تہذیب و تمدن کا سفر کہلاتا ہے، جو اس چیز کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی بھی قوم میں عروج و زوال کا دارومدار اسی فطرت پر ہے، جو اُس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ عرب کے صحرانشینوں نے جس طرح قربانی، ایثار، صبر و استقلال اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دنیا کو حیران کیا، شاید ہی کسی اور قوم نے اس طرح کا کوئی کردار ادا کیا ہو۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.2.2025

صابرہ ایک ایسی ماں جس نے اپنے دونوں بیٹوں کی تربیت ایسے کی کہ اُن کے اندر کی صلاحیتیں ایک بہتر مسلمان ثابت ہونے میں مددگار ہوئیں۔ ہم یہ بات جانتے ہیں کہ وقت اپنے اندر اتنے تغیرات رکھتا ہے کہ اگر کوئی قوم اسے نظر انداز کر دے تو وہ زوال کی جانب گامزن ہو جاتی ہے ایک نئے طرزِ احساس نے عربوں کو وہ طاقت عطا کی کہ وہ صحراؤں سے نکل کر قیصر و کسریٰ کے ایوانوں تک میں پہنچ گئے۔ رومانیت کا جذبہ اپنے اندر بے شمار رنگ سمیٹے ہوئے ہوتا ہے، اور ایک مجاہد اسی عنصر کو کس طرح اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہے، اور فرض کا جذبہ کس طرح محبت پر حاوی ہوتا ہے، نیم حجازی نے ناول "داستان مجاہد میں یہ سب کچھ بیان کیا ہے۔

اس ناول کا پہلا باب تہذیب و تمدن کی وہ کہانی بیان کرتا ہے، جو کسی بھی قوم کے لیے ساری سچائی کا محور قرار پاتی ہے۔ اس ناول کا ایک دوسرا کردار "عذرا" کا ہے۔ نسیم حجازی نے عذرا کے کردار کو ماضی کے ساتھ کچھ اس طرح پیش کیا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور کے حالات سے گزرتا ہوا یہ کردار اپنی ذہانت، بہادری اور وسیع النظری کے سبب دنیا کو انسانیت کا درس دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آخر انسان کی زندگی کا حاصل کیا ہے؟ یہ وہ سوال ہے، جس کا جواب ہم آج تک تلاش کر رہے ہیں۔ ایک ماں کا کردار کیا ہونا چاہیئے، نسیم حجازی نے داستان مجاہد میں کردار صابرہ کے ذریعے ہمارے سامنے پیش کیا، اور ہم آج بھی اس طرح کے کردار اپنی قوم میں تلاش کرتے ہیں۔

"اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت زندگی کا بنیادی مقصد تھا۔ صابرہ نے ایک عورت ہونے کے باوجود اپنے گھر کو پر رونق بنائے رکھا۔"(۳)

اس ناول میں نسیم حجازی نے حجاج بن یوسف کا بھی کِردار پیش کیا ایک ایسا کردار جس نے تاریخ اسلام میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔

"حجاج بن یوسف ایک ایسا آتش فشاں پہاڑ جس نے بغاوتوں کی سلگتی ہوئی آگ کو لپیٹ لیا۔ بے رحم، سفاک لیکن قدرت نے اس سے وہ کام لیے کہ مشرق و مغرب کی رزم گاہوں کو روند کر رکھ دیا۔(4)

یہ باب کسی بھی قوم کو سمجھانے کے لیے کافی ہے کہ زندگی کا فلسفہ ایک قوم کو کسی طرح محرک رکھتا ہے۔ اقوام میں تحرک سرد پڑ جائے تو دنیا و آخرت میں وہ کس مقام پر آ کھڑی ہوتی ہے۔ چالاک اقوام اس مرحلے میں منجمد ذہن رکھنے والی قوم کی جگہ لے لیتی ہے۔ یوں نسیم حجازی اِس ناول داستان مجاہد کے ذریعے یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ بیداری کی لہروں کو کبھی دبانا نہیں چاہیئے، اور قربانی کا جذبہ ہمیشہ زندہ رہنا چاہیئے۔ کہانی کو سامنے رکھتے ہوئے "ابن عامر کا کردار بھی سامنے آتا ہے۔ بعض اوقات تاریخی واقعات کو اپنے تسلسل میں لانے کے لیے کچھ تخیلاتی کردار بھی تخلیق کرنے پڑتے ہیں، تاکہ عشق کا رنگ بھی قائم رہے اور شخصیت پر پڑنے والے نفسیاتی و سماجی اثرات بھی مرتب ہوتے رہے۔ جب ہم اِس ناول کے آٹھویں باب تک آتے ہیں تو غداری کے وہ کردار جو ہماری صفوں میں ازل سے سے آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں، اور ہمیشہ کی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ معاشرتی، سیاسی اُتار چڑھاؤ نے عربوں کے پورے معاشرے کو تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ ایک مجاہد ہمیشہ اپنے نصب العین کو سمجھتا ہے۔ اور اس نصب العین کی خاطر وہ احساسات و جذبات سے بھی عاری ہو جاتا ہے۔ اِس موڑ پر نسیم حجازی نے انسان کی ذات میں چھپے ہوئے رموز کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک انسان کی سوچ حالات و واقعات کے اثرات سے بچ نہیں پاتی۔

"فطرت انسانی ہے کہ جب وہ عروج دیکھ لے تو زوال کی ذرا سی بھی آہٹ کو سُن لے تو اپنے اندر امید کے چراغوں کو روشن کر لیتا ہے۔ دعا پر یقین ہوتے ہوئے بھی عمل کو فوقیت دیتا ہے۔ حصول مقصد کے بعد بھی اُس کی سوچ ایک ایسے فرد کی سی ہوتی ہے، جسے بے تہاشہ دولت کے مل جانے کے باوجود بھی اس کے کھو جانے کا خوف موجود ہو۔"(5)

ناول "داستان مجاہد" جب بارہویں باب تک آتا ہے تو حالات و واقعات میں تبدیلی تیزی سے رونما ہونے لگتی ہے۔ نیم حجازی نے اگرچہ یہاں پر کہانی کی گرفت کو جانے نہ دیا، لیکن بعض جگہوں پر پلاٹ کچھ کمزور محسوس ہوتا ہے۔ حسد و جلن بعض اوقات قوم کی تاریخ کو بدل کر رکھ دیتے ہیں، یہی سب کچھ خلیفہ ولید کے انتقال اور سلیمان کی تخت نشینی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ نامور مسلمان جرنیل مسلمان کے ہاتھوں مارے جانے لگے۔ انسان کی بے حسی نے انسانیت کو حیوانیت میں بدل کے رکھ دیا۔ خلیفہ سلیمان کے انتقال کے بعد خلافت عمر بن عبد العزیز کے پاس آئی آپ کے ذہنی و فکری رویوں نے پورے معاشرے کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔ آپ کی شخصیت نے شدت سے یہ بات محسوس کرائی کہ اگر صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہا جائے تو وقت عہد زریں میں بدل جاتا ہے۔—

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"عمر بن عبد العزیز کا دورہ خلافت عہد اموی میں روشن ترین تھا۔ مظلوموں کی دادرسی، مجاہدین کی رہائی، سخت گیر حاکموں کو معزول کرنا، اور عدل کو معاشرے میں پنپنے دینا جیسے احکامات، آپ کے دور حکومت میں روشن ہوئے۔"(6)

جزا و سزا، اس دنیا کا خاصا ہے، اور یہ عوامل ہر حال میں انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہر معاشرے کی تشکیل میں ان عناصر کا ہونا لازمی ہے؟ داستان مجاہد کا آخری باب "آخری فرض" ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر انسان اگر اپنے اندر ذمیداری کا احساس پیدا کر لے تو زندگی کی حقیقتوں کو سمجھنا آسان ہو جائے گا، نسیم حجازی نے یہاں ایک واقعہ کی جانب اشارہ کیا ہے کہ اگر مسلمان بربر فرانس کی فوج سے لڑتے ہوئے بغاوت نہ کرتے تو شاید آج تاریخ کچھ اور بیان کر رہی ہوتی۔ نیم حجازی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف اپنے کرداروں کے ذریعے کہانی کو آگے بڑھاتے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ واقعات کا تسلسل بھی برقرار رکھتے ہیں۔ اِس ناول کا ہیرو نعیم جن کیفیات سے گزر کر اپنی منزل مقصود تک پہنچتا ہے، اُس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نسیم حجازی نے کسی حد تک تخیل سے بھی کام لیا تھا۔ منظر نگاری اس ناول میں پورے احساسات و جذبات کے ساتھ موجود ہے، منظر نگاری کی اہمیت سے ہم کسی طور بھی انکار نہیں کر سکتے۔ نسیم حجازی کا انداز بیان جمالیاتی تشکیل کے ساتھ موجود ہے۔

"مشرق سے نکل کر سورج کئی بار مغرب میں غروب ہوا، چاند کا سفر ہزاروں باریوں ہی رہا، لاکھوں ستارے رات کی تاریکی میں چمکتے۔۔۔۔

انسان نے اس دنیا میں بہار و خزاں کا کھیل بہت خوبی سے دیکھا، انقلابات، تہذیب و تمدن کا سفر کئی بار کیا۔۔۔۔"(7)

نسیم حجازی نے "داستان مجاہد" میں اِس عنصر کو اجاگر کیا کہ انسان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے، اِس ناول میں جہاں معاشرتی پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہے، وہیں پر نفسیاتی اثرات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ ایک طرف نعیم کے حوصلے اور ہمت کو سلام دکھایا ہے تو دوسری طرف بے یقینی اور بے حوصلگی کو بھی تاریخ کے تناظر میں دیکھایا گیا۔ غرض ناول داستان مجاہد ایک ایسی کہانی ہے جو جینے کی آرزو، انسانی جذبات اور قوم کے مقاصد کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

حوالہ جات:

1. ممتاز عمر ڈاکٹر نسیم حجازی کی تاریخی ناول نگاری، انجمن ترقی اردو پاکستان ۲۰۱۴، ص ۵۵۷
2. نسیم حجازی، "داستان مجاہد، جہانگیر بکس، کراچی، س،ن۔ ص ۵
3. نسیم مجازی داستان مجاہد، جہانگیر بکس، کراچی، س،ن، ص ۱۴۸
4. حسن صدیقی "مسلمانوں کی سیاسی تاریخ، مجلس ترقی ادب لاہور 2016 دکسانی، ص ۱۱۰
5. نسیم حجازی "داستان مجاہد، جہانگیر بکس، کراچی، س،ن، ص ۵۰، ۴۹
6. سعید احمد اکبر آبادی، مولانا، مسلمانوں کا عروج و زوال، ادارہ اسلامیات لاہور 1983، ص ۲۲۰
7. نسیم حجازی، داستان مجاہد جہانگیر بکس کراچی، س،ن، ص 95